سوال

میں میڈیکل کالج میں فسٹ ائیر کی طالبہ ہوں، اور میرا ایک دیندار اور بااخلاق لڑکے سے رشتہ طے ہوا ہے میں بھی اس رشتہ پر موافق ہوں، لیکن میرے لیے مشکل یہ آیا شادی کی سوچ ترک کر کے تعلیم مکمل کروں، یا پہلے شادی کروں، لیکن اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ جلد شادی کر کے اس کی تعلیم مکمل کرنے میں معاونت کریگا، تو کیا میں جلد شادی کر لوں یا کہ مؤخر کر دوں، اور کیا اگر شادی ہوگئی تو میں تعلیم مکمل کر سکوں گی ؟

جواب

الحمد للہ

اصل میں استطاعت وقدرت رکھنے والے کے لیے شادی جلد کرنی چاہیے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو بھی شادی کی استطاعت رکھتا ہے وہ شادی کرے، کیونکہ یہ نظروں کو نیچا کر دیتی ہے، اور شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہے، اور جو کوئی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے، کیونکہ اس کے لیے ڈھال ہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5065) صحیح مسلم حدیث نمبر (1400).

خاص کر اس دور میں جس میں فتنہ وفساد اور فحاشی بہت زیادہ پھیل چکی ہے

اور یہ بھی کہ ابھی تو آپ فرسٹ ائیر کی طالبہ ہیں اس کا معنی یہ ہوا کہ ابھی طویل انتظار کرنا ہوگا، اور یہ چیز طالب علم یا طالبہ کے لیے صحیح نہیں اس میں عموما اس کی مصلحت نہیں ہے، اور نہ ہی خاص کر جن کی منگنی ہو چکی ہو ان کی کوئی مصلحت ہے

چنانچہ جس کے لیے بیس برس کی عمر میں شادی کا امکان ہو تو اسے اس عمر سے مؤخر کرنے میں کوئی مصلحت نہیں کہ اسے پچیس برس کی عمر تک مؤخر کیا جائے، اور اس پر مستزاد یہ کہ یہ منگنی کا عرصہ بھی طویل ہو جائیگا جو قابل ستائش نہیں؛ کیونکہ اس میں منگیتر کا آپس میں ایک دوسرے سے تعلق قائم ہو جاتا ہے، اور اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ ان میں اختلاط اور میل جول اور خلوت نہ بھی ہو تو ان کے دل میں ایک دوسرے کی محبت ضرور ہوگی جس کی بنا پر کچھ بھی ہو سکتا ہے

اس لیے یہ علم ہونا چاہیے کہ جسے خدشہ ہو کہ وہ کسی حرام کام میں پڑ جائیگا تو اس کے لیے شادی واجب ہو جاتی ہے چاہے وہ زیر تعلیم ہو اور اس کے پاس مالی قدرت ہو تو تعارض کے وقت وہ شادی ہی کرے، اس میں مرد و عورت کا کوئی فرق نہیں

دوم :

شادی کے بعد تعلیم مکمل کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن آیا تعلیم اور گھریلو کام کاج کو اکٹھا سر انجام دینا ممکن ہے یا نہیں ؟

یہ چیز اشخاص کے اعتبار سے مختلف ہے یعنی جس طرح کا شخص ہوگا اس طرح کا حکم، اور ضروریات کے اعتبار سے بھی مختلف ہو سکتا ہے، اور اسی طرح تعلیم کی نوعیت بھی مختلف ہو سکتی ہے، اور پھر بچوں کا ہونا اور نہ ہونا بھی مد نظر رکھا جائیگا، مشاہدہ ہے کہ کچھ لوگوں کے لیے ایسا کرنا ممکن ہے، اور کچھ لوگوں کے لیے یہ ممکن نہیں بلکہ وہ ایسا کرنے سے عاجز ہوتے ہیں

اس لیے ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ استخارہ بھی کریں اور مشورہ بھی اور اس کے بعد کوئی فیصلہ کریں

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو ہر خیر و بھلائی کی توفیق سے نوازے

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

85469